روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۲۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد 45-80 نمبر156 جمعرات-14 صفر-1416ھ' 13 وفا 1374ہش' 13 جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچے دل سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو

سچا طریق دکھ سے بچنے کا یہی ہے کہ سچے دل سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو اور وفاداری اور اخلاص کا تعلق دکھاؤ اور اس راہ بیعت کو جو تم نے قبول کی ہے سب پر مقدم کرو کیونکہ اس کی بابت تم پوچھے جاؤ گے جب اس قدر اخلاص تم کو میسر آجاوے تو ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم کو ضائع کرے۔ ایسا شخص سارے گھر کو بچالے گا۔ اصل یہی ہے اس کو مت بھولو۔ نری زبان میں برکت نہیں ہوتی کہ بہت سی باتیں کرلیں۔ اصل برکت دل میں ہوتی ہے اور وہی برکت کی جڑ ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب اللہ تعالیٰ کا فضل قریب آتا ہے تو وہ دعا کی قبولیت کے اسباب پہنچا دیتا ہے۔ دل میں ایک رقت اور سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے، لیکن جب دعا کی قبولیت کا وقت نہیں ہوتا، تو دل میں اطمینان اور رجوع پیدا نہیں ہوتا۔ طبیعت پر کتنا ہی زور ڈالو مگر طبیعت متوجہ نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی خدا تعالیٰ اپنی قضاء و قدر منوانا چاہتا ہے اور کبھی دعا قبول کرتا ہے۔ اس لئے میں تو جب تک اذن الٰہی کے آثار نہ پالوں قبولیت کی کم امید کرتا ہوں اور اس کی قضاء و قدر پر اس سے زیادہ خوشی کے ساتھ جو قبولیت دعا میں ہوتی ہے راضی ہو جاتا ہوں، کیونکہ اس رضا بالقضاء کے ثمرات و برکات اس سے بہت زیادہ ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۸۱)

خدا کی پکڑ کے وقت کوئی کام نہیں آتا

حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول

ایمان بڑھانے کے لئے خدا تعالیٰ کے انعام پر غور کرنے سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ ایمان۔ عقائد۔ اعمال۔ معاملات کے لحاظ سے بے نظیر نعمت (-) ہے اور پھر (اہل ایمان) سے وہ فرقہ جو خلفاء اللہ کے سلسلے کو مانتا ہے ان سے بڑھ کر نہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان سے بڑھ کر کوئی موید من اللہ نہیں۔

انسان اکیلی عبادت زیادہ کرتا ہے۔ جماعت کے ساتھ عبادت گو چھوٹی اور مختصر ہی ہو مگر اس میں ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ امام کے ماتحت اعمال میں کس قدر زیادتی ہوتی ہے پس یہ ایک عظیم الشان نعمت ہے جو خدا نے ہم کو دی ہے مگر اس انعام میں ان الفاظ کو بھی یاد رکھو کہ "دین کو دنیا پر مقدم کروں گا" بڑی ذمہ داری کا وعدہ ہے۔ یہ وعدہ کسی عام انسان کے ہاتھ پر نہیں۔ بلکہ امام کے ہاتھ پر۔ نہیں نہیں، بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ پر کیا ہے۔ خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ سے وعدہ کرکے خلاف کرنے والا منافق ہوتا ہے۔ پس ڈرنے اور رونے کا مقام ہے اور بڑے حزم و احتیاط کی ضرورت ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے انعام یاد کرکے صاحب ایمان اس بات کو سوچے کہ ایک وقت آتا ہے (-) کوئی دوست آشنا اپنا بیگانہ کچھ کام نہیں آتا۔ دنیا میں نمونہ موجود ہے۔ انسان بیمار ہوتا ہے تو ماں باپ بھی اس کی بیماری کو نہیں بٹا سکتے۔ یہ نمونہ اس بات کا کہ یہ سچی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی پکڑ کے وقت کوئی کام نہیں آتا۔ کسی کی سپارش اور جرمانہ کام نہیں آتا۔ اس لئے اس دن کے لئے آج سے ہی تیار رہو۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل کو یاد کرکے محبت الٰہی کو زیادہ کرو اور غفلتوں اور کمزوریوں کو چھوڑ دو۔ اور اپنے وعدوں پر لحاظ کرو کہ "دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔" رنج و راحت عسر یسر میں قدم آگے بڑھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور بھائیوں سے محبت کریں گے۔ پھر کہتا ہوں کہ یہ بڑی خطرناک بات ہے کہ جو وعدوں کے خلاف کرتا ہے وہ منافق ہوتا ہے۔ جھوٹ اور وعدوں کی خلاف ورزی کرتے کرتے انسان کا انجام نفاق سے مبدل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو اور آپ کو اس سے بچائے اور صدق۔ اخلاص اور اعمال حسنہ کی توفیق دے!!! آمین!!!۔" (خطباتِ نور جلد اول ص ۶)

اعلان

○ واقفین نو کے متعلق جملہ مضامین وکالت وقف نو تحریک جدید ربوہ کو ارسال کئے جایا کریں۔ الفضل میں بلاواسطہ موصول ہونے والے مضامین شائع نہیں کئے جاسکیں گے۔

(ادارہ)

درخواست دعا

○ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ لکھتی ہیں کہ ان کے میاں مکرم ملک منیر احمد صاحب کا دوسری مرتبہ دل کا بائی پاس آپریشن لندن کے ST - Thomas ہسپتال میں مورخہ ۸۔ اگست ۱۹۹۵ء کو ہو رہا ہے۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مرید احمد صاحب بھٹی سابق صدر جماعت احمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور شدید بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم نعمان احمد صاحب ابن ملک بشیر احمد صاحب اعوان انسپکٹر وقف جدید بعارضہ بخار فضل عمر ہسپتال میں گزشتہ ۶ روز سے داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم زاہد رشید ملک صاحب ابن محترم ملک عبدالرشید صاحب (وفات یافتہ) المعروف افریقہ والے۔ ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ حال ہمبرگ (جرمنی) مورخہ ۱۵۔ مئی ۱۹۹۵ء بروز سوموار کار کے حادثہ میں بعمر ۳۰ سال اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ان کا جنازہ ۲۳ مئی ۱۹۹۵ء کو امام بیت الفضل لندن مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد نے بیت الفضل لندن میں پڑھایا۔ ان کی تدفین بھی لندن میں ہوئی ربوہ میں ان کا جنازہ غائب ۹ جون کو محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے بیت الاقصیٰ میں پڑھایا موصوف مکرم احمد زمان تنویر (تنویر سٹوڈیو والے) کے برادر نسبتی تھے۔

احباب سے عزیز کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم عبدالباسط خان صاحب ابن مکرم عبدالشکور خان صاحب حال کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۱۔ جون ۹۵ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام "عائشہ باسط" عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم علی حیدر اُپل صاحب (وفات یافتہ) مربی سلسلہ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔

جو خدا تعالیٰ کی ہدایتوں کی بے حرمتی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کر دیتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
اڑھائی روپیہ

13- وفا 1374 ھش   13 - جولائی 1995ء

اللہ تعالیٰ کے احسانات

یہ کہ ہم زندہ ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ آخر لوگ لحہ بھر میں بیٹھے بیٹھے لڑھک جاتے ہیں اور ان کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اگر ہم زندہ ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ ہی کا ہم پر احسان ہے اگر ہم صحت مند ہیں تو یہ بھی اسی کا احسان ہے۔ آخر بیماری آتے کب دیر لگاتی ہے۔ اور انسان بیمار ہو جائے تو کون سا فوری طور پر اس کا علاج ہو جاتا ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہم صحت سے ہیں۔ ہم کھا پی بھی رہے ہیں تو یہ بھی اس کا احسان ہے کتنے لوگ ہیں جنہیں بھوکا سونا پڑتا ہے۔ ہمیں کھانے کو کچھ مل رہا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ ہی کا احسان ہے اور پھر یہ کہ ہم کھانا کھا سکتے ہیں یہ بھی اسی کا احسان ہے۔ کتنے لوگ ہیں کہ وہ لقمہ منہ میں ڈالتے ہیں اور حلق میں اٹک کر رہ جاتا ہے۔ پھر یہ کہ ہم جو کچھ کھاتے ہیں اس کی غذائیت ہمارے لئے مفید ثابت ہوتی ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے بعض اوقات انسان اچھا بھلا کھاتا ہے اور کھانے کے معاً بعد اس کی ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ وہ چیختا چلاتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات تو موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ ہم چلتے پھرتے ہیں تو یہ بھی اس کا احسان ہے۔ وہ اگر ہمیں چلنے پھرنے کی طاقت نہ دے۔ تو ہم معذور ہو کر بیٹھ جائیں۔ چل پھر ہی نہ سکیں۔ لیکن وہ ہمیں اگر چلنے پھرنے کی طاقت دیتا ہے تو یہ اس کا احسان ہے۔

یہ ساری باتیں مثبت باتیں ہیں اور مثبت باتوں کا احسان ماننا انسان کے لئے خاصا آسان ہے۔ لیکن ہمارے ساتھ جو منفی باتیں ظہور پذیر ہوتی ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس کی موت اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کون جانے وہ زندہ رہتا تو کن مصائب میں مبتلا ہو جاتا۔ اس کی زندگی اجیرن ہوتی۔ وہ چاہتا کہ مرجائے لیکن وہ مر نہ سکتا۔ اگر کوئی شخص بیمار ہو جاتا ہے تو کون کہہ سکتا ہے کہ اس کی بیماری اس سے بھی زیادہ شدید نہیں ہو سکتی تھی۔ جو اس کا ہر لحہ عذاب میں گذرتا۔ اگر کسی کو کھانے کو بہت کچھ نہیں ملتا تو یہ بھی اس کا احسان ہے۔ غرضیکہ جتنی منفی باتیں ہیں چونکہ ان سے آگے کی منازل بھی ہیں جن میں انسان کو دھکیلا جا سکتا ہے تو وہ موجودہ منزل میں خدا تعالیٰ کا شکر کیوں نہ کرے۔ پس ہم کسی بھی حال میں ہوں ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ منفی کیفیت ہو یا مثبت کیفیت ہو۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں تو وہ یقیناً ہماری مثبت باتوں کو اور بڑھائے گا اور منفی باتوں کی ضرر رسانی کو کم کر دے گا۔ بلکہ ختم بھی کر دے گا۔ اور اس سب کچھ کے لئے ہم پر لازم ہے کہ ہم اس کا شکر ادا کریں۔ البتہ شکر ادا کرنے کے لئے غور کی ضرورت ہے۔ غور کرنے سے ہی ہم سمجھ سکتے ہیں کہ ہمارے روزمرہ کے امور ایک لحاظ سے ہمارے اپنے ہاتھ میں نہیں ہیں۔ کوئی ہستی ہمیں عطا کرتی ہے تو یہ چیزیں مل جاتی ہیں وہ اپنا ہاتھ کھینچ لے تو ہماری جھولی خالی ہو جائے ہمارے ہاتھ میں کچھ بھی نہ رہے۔ یہ غور کرنا بذات خود شکر کرنے کی علامت ہے۔

اس دَور کو برکت پر برکت دینے کیلئے ڈِش آیا ہے
اس ڈِش نے چاروں اور ہماری باتوں کو پھیلایا ہے
اللہ رے زباں بندی کا یہ انجام کبھی دیکھا نہ سنا
اللہ نے اپنے بندوں پر یہ رحم و کرم فرمایا ہے

ابوالاقبال

ٹُوٹ کر گرے تارے زندگی کے دامن میں
غم ہی غم سمٹ آئے ہر خوشی کے دامن میں

میری شب کی ظلمت میں بھی روشنی چمکتی ہے
ہیں سیاہیاں ان کی روشنی کے دامن میں

ایک دوسرے کو ہم خوب خوب سمجھے ہیں
دل لگی کا ساماں ہے برہمی کے دامن میں

صاف دل بھی ہیں دونو صاف گو بھی ہیں دونو
آگ کیوں بھڑکتی ہے آشتی کے دامن میں

دیکھنا تو یہ ہوگا کون دیکھ پائے گا
چھُپ گیا ہو جب کرم بے رخی کے دامن میں

زندگی کے دونو رُخ حُسن کا نمونہ ہیں
آنسوؤں کو گرنے دو تم ہنسی کے دامن میں

حال کیا ہوگا نسیم اب وطن کی مٹی کا
خشکیاں ابھر آئیں اس نمی کے دامن میں

نسیم سیفی

عربی کی ترویج

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے عربی کی اشاعت و ترویج کے لئے ایک عملی مہم بھی شروع فرمائی۔ یعنی اپنی جماعت کے دوستوں کو تحریک فرمائی کہ وہ عربی زبان سیکھیں اور اسے اپنی روزمرہ گفتگو میں اظہار خیال کا ذریعہ بنائیں۔ آپ کے نزدیک کسی زبان کے سیکھنے کی صورت یہ نہیں تھی کہ پہلے صرف و نحو پڑھی جائے بلکہ بہتر طریقہ یہ تھا کہ اسے بولا جائے۔ بولنے سے ضروری صرف و نحو خود بخود آجاتی ہے چنانچہ اسی لئے حضرت صاحب نے ۱۸۹۵ء میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب (جو اس وقت چودہ برس کے تھے) کو عربی کا قریباً ایک ہزار فقرہ ترجمہ سے سکھایا۔ آپ روزانہ پندرہ بیس کے قریب فقرے لکھوا دیتے اور دوسرے دن سبق سن کر اور لکھوا دیتے۔ پیر سراج الحق صاحب نعمانی بھی حضرت میر صاحب کے ہم سبق تھے۔

اخلاق کی تعریف

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

میرے نزدیک خلق اس حالت کا نام ہے جبکہ طبعی تقاضے قوت فکر کے ساتھ ملا دئے جائیں۔ اور ان تقاضوں سے کام لینے والی ہستی مقتدر ہو۔ یعنی چاہے تو ان سے کام لے۔ چاہے تو ترک کر دے۔ اگر یہ افعال ایسے وجود سے ظاہر ہوں جس میں قوت فکر نہ ہو تو وہ طبعی تقاضے کہلاتے ہیں۔ جیسے حیوانوں میں ہوتا ہے۔ حیوان محبت اور پیار کرتے ہیں مگر ان کو با اخلاق نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ طبعی تقاضے کہتے ہیں۔ پھر اگر اس قسم کے افعال ایسے وجودوں سے ظاہر ہوں جنہیں خاص رنگ میں بنایا گیا ہو۔ جیسے نباتات یا جمادات تو انہیں ظہور قدرت کہیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے۔ جن میں کوئی غیر شریک نہیں۔ کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے۔ وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے۔ اس لئے ان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں۔ سو تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔ ٹھٹھا، ہنسی، کینہ وری، گندہ زبانی، لالچ، جھوٹ، بدکاری، بدنظری، بدخیالی، دنیا پرستی، تکبر، غرور، خود پسندی، شرارت، کج بحثی، سب چھوڑ دو۔ پھر یہ سب کچھ تمہیں آسمان سے ملے گا۔ جب تک وہ طاقت بالا جو تمہیں اوپر کی طرف سے کھینچ کرلے جائے تمہارے شامل حال نہ ہو اور روح القدس جو زندگی بخشتا ہے تم میں داخل نہ ہو تب تک تم بہت ہی کمزور اور تاریکی میں پڑے ہوئے ہو۔ بلکہ ایک مردہ ہو جس میں جان نہیں۔ اس حالت میں نہ تو تم کسی مصیبت کا مقابلہ کر سکتے ہو نہ اقبال اور دولت مندی کی حالت میں کبر اور غرور سے بچ سکتے ہو اور ہر ایک پہلو سے تم شیطان اور نفس کے مغلوب ہو۔ سو تمہارا علاج تو درحقیقت ایک ہی ہے۔ کہ روح القدس جو خاص خدا کے ہاتھ سے اترتی ہے تمہارا منہ نیکی اور راست بازی کی طرف پھیر دے۔ تم ابناءالسماء بنو۔ نہ ابناء الارض۔ اور روشنی کے وارث بنو نہ تاریکی کے عاشق۔ تا تم شیطان کی گذرگاہوں سے امن میں آجاؤ۔ کیونکہ شیطان کو ہمیشہ رات سے غرض ہے دن سے کچھ غرض نہیں۔ کیونکہ وہ پرانا چور ہے جو تاریکی میں قدم رکھتا ہے۔

محبت کو بالائے طاق رکھ کر عملی طور پر سب بیویوں کو برابر رکھنا چاہئے۔ مثلاً پارچہ جات، خرچ خوراک، معاشرت حتیٰ کہ مباشرت میں بھی مساوات برتے۔ یہ حقوق اس قسم کے ہیں کہ اگر انسان کو پورے طور پر معلوم ہوں تو بجائے بیاہ کے وہ ہمیشہ رنڈوا رہنا پسند کرے۔ خدا تعالیٰ کی تہدید کے نیچے رہ کر جو شخص زندگی بسر کرتا ہے۔ وہی ان کی بجا آوری کا دم بھر سکتا ہے۔ ایسے لذات کی نسبت جن سے خدا تعالیٰ کا تازیانہ ہمیشہ سر پر رہے تلخ زندگی بسر کر لینی ہزارہا درجہ بہتر ہے۔ تعدد ازدواج کی نسبت اگر ہم تعلیم دیتے ہیں تو صرف اس لئے کہ معصیت میں پڑنے سے انسان بچا رہے۔ اور (دینی حکم) نے اسے بطور علاج کے ہی رکھا ہے۔ کہ اگر انسان اپنے نفس کا میلان اور غلبہ شہوات کی طرف دیکھے۔ اور اس کی نظر بار بار خراب ہوتی ہو تو زنا سے بچنے کے لئے دوسری شادی کرلے۔ لیکن پہلی بیوی کے حقوق تلف نہ کرے۔ تورات سے بھی یہی ثابت ہے کہ اس کی دلداری زیادہ کرے۔ کیونکہ جوانی کا بہت سا حصہ اس نے اس کے ساتھ گزارا ہوا ہوتا ہے۔ اور ایک گہرا تعلق خاوند کا اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ پہلی بیوی کی رعایت اور دلداری یہاں تک کرنی چاہئے کہ اگر کوئی ضرورت مرد کو ازدواج ثانی کی محسوس ہو لیکن وہ دیکھتا ہے کہ دوسری بیوی کے کرنے سے اس کی پہلی بیوی کو سخت صدمہ ہوتا ہے اور حد درجہ کی اس کی دل شکنی ہوتی ہے تو اگر وہ صبر کر سکے اور کسی معصیت میں مبتلا نہ ہوتا ہو اور نہ کسی (-) ضرورت کا اس سے خون ہوتا ہو۔ تو ایسی صورت میں اگر ان اپنی ضرورتوں کی قربانی سابقہ بیوی کی دلداری کے لئے کردے اور ایک ہی بیوی پر اکتفا کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اسے مناسب ہے کہ دوسری شادی نہ کرے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

اخلاق (اور دینی) تعلیم پر عمل شروع میں کڑوا معلوم ہوتا ہے۔ مگر ان چیزوں کا نتیجہ بڑا میٹھا ہوتا ہے۔ پس میں اپنی جماعت کے نوجوانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاق میں تغیر پیدا کریں۔ اور اپنی جوانی کو (دین حق) کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کریں۔ اگر آج وہ اپنے جذبات پر قابو رکھیں گے۔ اپنے اخلاق کو درست کریں گے اور اپنی جوانی کے ایام کو (دین حق) کی تعلیم کے ماتحت بسر کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو ان کا بڑھاپا نہایت خوبصورت ہوگا۔ اور وہ اپنی عمر کے آخری ایام اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پورے اطمینان اور سکون کے ساتھ گذار سکیں گے۔ لیکن اگر آج انہوں نے اپنے جذبات پر قابو نہ رکھا اور اپنی جوانی کے ایام (دین حق) کے خلاف عمل کرتے ہوئے بسر کر دئے تو ان کا بڑھاپا ان کے لئے عبادت کا وقت نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ شیطان کی جنگ میں ہی اپنی عمر کے آخری ایام ضائع کر دیں گے۔ انسان جوانی میں کئی قسم کی حرکات کر بیٹھتا ہے۔ جن پر بڑھاپے میں اسے افسوس آتا ہے اور کہتا ہے کاش میں ایسا نہ کرتا۔ مگر اس وقت عادتیں پڑ چکی ہوتی ہیں اور انسان باوجود کوشش اور خواہش کے ان عادتوں کو نہیں چھوڑ سکتا۔ وہ دیکھتا ہے کہ موت قریب آتی جا رہی ہے۔ عمر گھٹتی جا رہی ہے۔ زندگی کے دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ مگر ادھر اسے نظر آتا ہے فلاں بدی میرے اندر پائی جاتی ہے۔ فلاں برائی میرے اندر موجود ہے۔ پس وہ دل ہی دل میں کڑھتا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرے شیطان کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے اپنی زندگی کے آخری ایام گذار دیتا ہے۔

پس اپنی جوانی کے ایام کو (دین حق) کے احکام کے ماتحت گذارنے کی کوشش کرو۔ اپنے جوشوں سے ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ۔ بلکہ اپنے تمام قویٰ اور اپنی تمام طاقتوں کو برمحل استعمال کر کے ان سے صحیح رنگ میں کام لو۔ اگر تم اپنی طاقتوں سے صحیح طور پر فائدہ اٹھاؤ گے تو یاد رکھو۔ جس طرح دریاؤں سے نہریں نکلتی اور بڑے بڑے علاقوں کو سرسبز اور شاداب کر دیتی ہیں اسی طرح تم دنیا کو فائدہ پہنچاؤ گے۔ لیکن اگر تم اپنی طاقتوں سے ناجائز فائدہ اٹھاؤ گے تو جس طرح سندھ کے دریا نے طغیانی سے ضلعوں کے ضلعے تباہ کر دئے ہیں۔ اسی طرح تم دنیا کے امن کو تباہ و برباد کرنے والے ثابت ہو گے۔ انسان کو خدا تعالیٰ نے جو طاقتیں اور قوتیں دی ہیں وہ درحقیقت ایک دریا کی طرح ہیں۔ اگر ان طاقتوں سے صحیح فائدہ اٹھایا جائے تو وہ نہروں کی طرح دنیا کو فائدہ پہنچاتی ہیں لیکن اگر ان کو کھلا چھوڑ دیا جائے تو طغیانی والے دریاؤں کی طرح اردگرد کی تمام چیزوں کو ویران کر دیتی ہیں۔

(31 جولائی 1942ء کے خطبے میں آپ نے یہ ارشادات فرمائے)

ہماری تاریخ

لارڈ ولنگڈن نے ۱۳- نومبر ۱۹۳۱ء کو درج ذیل خط حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کو تحریر کیا:-

"ہز ایکسیلنسی حضور وائسرائے نے فرمایا ہے کہ میں آپ کے خط مورخہ ۷- نومبر ۱۹۳۱ء کا شکریہ ادا کروں۔ ہز ایکسیلنسی کو اس بات کے معلوم ہونے پر افسوس ہوا کہ آپ ان کے پہلے جواب کو نا تسلی بخش خیال فرماتے ہیں اور یہ محسوس کرتے ہیں کہ جو آپ نے اور آپ کی جماعت نے کشمیر میں امن کی خاطر کوششیں فرمائی ہیں انکو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا۔ اور یہ کہ حکومت ہند نے اس کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ ہز ایکسیلنسی کو یقین ہے کہ اس کا باعث کوئی غلط فہمی ہے۔ کیونکہ ان کا ہرگز کبھی یہ ارادہ نہیں ہوا کہ آپ کی اور آپ کی جماعت کی اس وفادارانہ امداد کو جو آپ ہمیشہ حکومت کی کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں کسی طرح استخفاف کی نظر سے دیکھا جائے۔ لیکن آپ اس بات کو تسلیم فرمائیں گے کہ حکومت کے لئے یہ بات عملاً ناممکن ہے کہ کسی ہندوستانی ریاست پر یہ زور دے کہ وہ کسی بیرونی کمیٹی کے ساتھ معاملہ کرے۔ خواہ وہ کمیٹی کتنی ہی نیک نیت اور نمائندہ حیثیت رکھتی ہو۔ اور اگر والئ ریاست ایسا چاہے تو اس صورت میں ضروری ہے کہ اس بارے میں براہ راست حکومت ہند کے ساتھ گفت و شنید کی جائے۔

حضور وائسرائے نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں آپ کو یقین دلاؤں کہ انہوں نے شروع سے ہی سوال کشمیر پر پورے فکر اور ہمدردی کے ساتھ غور کیا ہے اور انہوں نے موجود مشکلات کے تسلی بخش اور پرامن حل کا ذریعہ نکالنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ حضور وائسرائے آخری آدمی ہوں گے جو یہ کہیں کہ حکومت نے جو کچھ کیا ہے وہ بالکل درست ہے یا یہ کہ وہ صحیح وقت پر کیا گیا ہے۔ لیکن وہ یہ ضرور سمجھتے ہیں اس کا واحد مقصد یہی تھا کہ مہاراجہ صاحب اور ان کی مسلمان رعایا کے مابین جلد سے جلد اور تسلی بخش تصفیہ ہو جائے۔ اور انہیں امید ہے کہ اس معاملے میں ان کی کوششیں جلد ہی نتیجہ پیدا کریں گی۔ اور یہ کہ مسلمانان کشمیر میں پھر اعتماد پیدا ہو جائے گا۔

حضور وائسرائے فرماتے ہیں کہ میں آپ کا شکریہ ادا کروں کہ آپ نے نہایت صفائی سے اپنے خیالات اور آراء کو ظاہر فرمادیا ہے۔ اور یہ ان کے لئے ایک مشکل سوال کے صحیح طور پر سمجھنے اور اس کے حل کرنے میں بہت مفید اور قیمتی ثابت ہوگا۔ ہز ایکسیلنسی کو یقین ہے کہ وہ آپ پر اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے دوسرے ممبروں پر یہ اعتماد رکھ سکتے ہیں کہ آپ اپنی بہترین کوششوں کے ساتھ ایک پرامن ماحول پیدا کریں گے۔ جس سے جلد اور تسلی بخش حل کرنے میں بہت بڑی مدد ملے گی۔

اچھی باتیں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

بڑے گناہوں میں شمار ہوتا ہے یہ گناہ کہ انسان اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں جب ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے اور پھر وہ جواب میں اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اسی طرح جب وہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے اور وہ اس کے جواب میں اس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو گویا اس طرح اس نے اپنے ماں باپ کو گالی دی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ادریس علیہ السلام

نسیم سعید صاحبہ اپنی کتاب "حضرت ادریس ؑ اور حضرت ہود ؑ کی کہانی" میں کہتی ہیں:-

حضرت ادریس "حضرت آدم" کے پانچویں پڑپوتے اور حضرت نوح ؑ کے دادا تھے۔ اسلامی روایات کے مطابق حضرت آدم ؑ کے نسب نامے میں پہلے نبی حضرت آدم ؑ تھے دوسرے نبی شیث ؑ تھے جو حضرت آدم ؑ کے بیٹے تھے۔ تیسرے نبی حضرت ادریس ؑ تھے جو آدم کے پانچویں پڑپوتے تھے اور چوتھے نبی حضرت نوح ؑ تھے۔ جو پانچویں پڑپوتے کے پوتے تھے۔

مفسرین کی اکثریت اس بات پر متفق ہے کہ ادریس حنوک (ENOCK) کا نام تھا حنوک کے معنی عبرانی زبان میں Dedication یا Instruction کے ہیں یعنی سکھانا یا کسی چیز کی طرف منسوب کر دینا۔ (انسائیکلو پیڈیا ببلیکا)۔ اور ادریس ؑ کے معنے بھی اسی رنگ کے ہیں۔ درس کے معنے ہیں پڑھایا۔ پس ادریس ؑ کے معنے ہوئے بڑا پڑھنے والا یا بڑا پڑھانے والا۔ کیونکہ جو شخص کسی کام میں لگا رہتا ہے وہ اس میں ماہر ہو جاتا ہے۔ اور اسی کام کے لئے وقف ہو جاتا ہے۔ پس ادریس ؑ کے معنوں میں بھی یہ پایا جاتا ہے کہ "بڑی مہارت رکھنے والا اور فن کے لئے وقف ہو جانے والا" گویا جو معنی عبرانی میں حنوک کے پائے جاتے ہیں وہی ادریس کے عربی میں پائے جاتے ہیں۔

اصل میں عربی اور عبرانی دونوں ایک ہی زبانیں ہیں۔ مگر رفتہ رفتہ عرب بھی اس بات کو بھول گئے اور یہودی بھی بھول گئے کہ عربی اور عبرانی تو ایک ہی چیز ہیں۔ ان میں فرق صرف اس وجہ سے نظر آتا ہے کہ حضرت اسماعیل ؑ اور حضرت اسحاق ؑ دونوں اگرچہ حضرت ابراہیم ؑ کی اولاد تھے۔ مگر چونکہ اسماعیل اور جگہ رہے اور اسحاق اور جگہ 'اس لئے عربی اور عبرانی میں فرق پیدا ہو گیا۔ لیکن اس فرق کے باوجود کوئی لفظ نکال لو وہ عربی سے ضرور ملتا جلتا ہو گا۔ عبرانی میں حنک کہا جاتا ہے اور عربی میں حنوک۔ واقعہ یہ ہے کہ عربی اور عبرانی کے سارے ہی الفاظ آپس میں ملتے ہیں یا یوں کہو کہ عربی ماں ہے اور عبرانی بیٹی۔

قرآن کریم میں حضرت ادریس ؑ کا ذکر سورۃ مریم آیت ۵۷ اور ۵۸ میں ہے۔ تو قرآن کریم کی رو سے ادریس ؑ کا بھی ذکر کروہ بھی صدیق نبی تھا۔ اور ہم نے اسے نہایت اعلیٰ مقام تک پہنچا دیا تھا۔ دوسری جگہ سورۃ انبیاء آیت ۸۶ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور اسماعیل کو بھی یاد کر اور ادریس کو بھی اور ذوالکفل کو بھی۔ یہ سب کے سب صبر کرنے والے تھے۔ اس جگہ اسماعیل ؑ ' ادریس ؑ اور ذوالکفل ؑ کو اکٹھا کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ مختلف زمانوں کے نبی ہیں۔ اکٹھا کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ سب نبی غیر تشریعی تھے۔ اور مصیبتوں کا شکار ہوئے چنانچہ قرآن کریم نے بھی ان کی قدر مشترک صبر کو قرار دیا۔ ذوالنون کو بھی مندرجہ بالا وجہ سے اکٹھا یہاں کیا گیا ہے۔

قرآن کریم میں سورۃ مریم آیت ۵۷'۵۸ اور سورۃ انبیاء آیت ۸۶ میں حضرت ادریس ؑ کا ذکر ملتا ہے۔ جبکہ عیسائیوں اور یہودیوں کی کتب سے کچھ حالات کا علم ہوتا ہے۔ جن میں اسرائیلیات اور من گھڑت باتیں اور حقائق سب گڈمڈ ہیں مثلاً بائبل کی کتاب میں پیدائش باب ۵ آیت ۲۱ تا ۲۴ میں لکھا ہے کہ حنوک ۳۶۵ سال تک زندہ رہا۔ اور متوسلح کی پیدائش پر جو اس کا پہلا بیٹا تھا اور ۶۵ سال کی عمر میں پیدا ہوا۔ حنوک خدا کا مقرب بنا۔ اور ۳۰۰ سال تک اس مقام پر قائم رہا۔ بائبل کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ تین سو سال تک خدا کے ساتھ چلتا رہا۔ (یعنی خدا کی معیت اسے حاصل ہوئی) پھر لکھا ہے کہ خدا کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے ہی وہ غائب ہو گیا۔ اس لئے کہ خدا نے اسے لے لیا۔ اس عبارت سے ظاہر ہے کہ اس کے یہ معنے ہیں کہ حنوک یعنی ادریس موت تک نیکی پر قائم رہا اور ایسی حالت میں اس پر موت آئی مگر الفاظ پرستی کا برا ہو بعض یہود (اور دیگر) نے عجوبہ پرستی سے کام لے کر اس کے یہ معنے کئے ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ نے اسے آسمان پر اٹھائے جانے والوں کی فہرست میں شامل کر لیا ہے۔...... خلاصہ یہ کہ غیر طبعی اور خلاف سنت الٰہیہ بائبل کی آیتوں کے معنی کر کے ایسا (-) مضمون خدا تعالیٰ کی طرف اور بائبل کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے جسے کوئی عقل تسلیم نہیں کر سکتی۔ سیدھی سادھی بات تھی کہ حنوک آخری دم تک خدا تعالیٰ کا مقرب رہا اور اللہ تعالیٰ کا قرب اسے زندگی میں بھی حاصل رہا۔ اور مرنے کے بعد بھی وہ اس کے مقربوں میں شمار ہوا۔ یہودیوں کی مشہور مذہبی کتاب تارگم (TARGUM) میں جو ان کی احادیث کا مجموعہ ہے...... لکھا ہے کہ حنوک خدا کا نیک بندہ تھا۔ اور اس کو میٹا سروم (Metasroom) اور سفرابہ (Safrabba) یعنی بڑے عالم یا مذہبی علوم کے عالم کا خطاب دے کر خدا نے آسمان پر اٹھا لیا۔ سفر کے معنی عربی زبان میں کتاب کے ہوتے ہیں۔ اور اسفار سفر کی جمع ہے۔ پس سفرا کے معنے ہوئے کتابیں اور سفرابہ کے معنی ہوئے خدائی علوم والا۔ یہودی کتب میں یہ بھی آتا ہے کہ لکھنے کا علم حنوک نے ایجاد کیا تھا۔ اسی طرح علم ہیئت اور حساب بھی اس نے ایجاد کیا تھا۔ (جیوئش انسائیکلو پیڈیا جلد ۵ ص ۱۷۸) مسلمانوں میں بھی اس قسم۔ کی روایات آتی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے یہودی کتب سے ہی یہ باتیں نقل کی ہیں۔ مختلف زمانوں میں حنوک کے بارے میں لکھا گیا۔ عیسائیوں میں حنوک کے متعلق دو الہامی کتابیں بتائی جاتی ہیں ایک صحیفہ حنوک مطابق حبشی کلیسا کے ہے اور ایک صحیفہ حنوک مطابق روسی کلیسا کے ہے۔ ۱۷۷۳ء میں بروس نامی سیاح نے ایلے سینیا میں اس کے دو نسخے دریافت کئے اور انیسویں صدی میں اس کے کئی ایڈیشن شائع کئے گئے۔ ان نسخوں کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ حبشی نسخہ اصل میں عبرانی میں لکھا گیا تھا۔ اور پھر اس کا یونانی میں ترجمہ کیا گیا۔ اس یونانی نسخے سے حبشی زبان میں اور پھر لاطینی زبان میں اس کا ترجمہ کیا گیا۔ ۱۸۸۶ء۔ ۱۸۸۷ء میں یونانی نسخے کے بھی کچھ ٹکڑے مل گئے۔ اور وہ چھاپے گئے۔ یہ کتاب عیسائی لٹریچر میں نہایت اہم سمجھی جاتی ہے۔ (جیوئش انسائیکلو پیڈیا جلد ۵ ص ۱۷۸ تا ۱۸۱)۔ سلامی زبان یعنی روسی زبان میں ایک کتاب "حنوک کے رازوں کی کتاب" کے نام سے ملتی ہے۔ اس کتاب کا وجود صرف سلامی زبان میں پایا جاتا ہے۔ لیکن اب اس کے جرمنی اور انگریزی ترجمے ہو گئے ہیں۔ بائبل کے مشہور عالم چارلس کا خیال ہے کہ اس کا اکثر حصہ ایک ہی مصنف کا لکھا ہوا ہے۔ اور وہ غالباً مصر کا رہنے والا تھا۔ کیونکہ مصری خیالات کا پرتو اس میں نظر آتا ہے۔

میاں محمد ابراہیم

امریکہ کی باتیں

اپنی خود نوشت سوانح میں محترم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور سابق مربی امریکہ ایک جگہ کہتے ہیں:-

اس اثناء میں میں نے کھیلوں کا شغل بھی جاری رکھا۔ پروفیسر محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے کا باسکٹ بال میں اپنی استعداد کے مطابق ہاتھ بٹاتا رہا۔ ربوہ اور ڈویژنل باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے سلسلہ میں دو سال ڈویژنل باسکٹ بال ایسوسی ایشن کا چیئرمین رہا۔ پھر کمشنر صاحب کے صدر بن جانے پر وائس پریذیڈنٹ رہا۔

محترم چوہدری محمد علی صاحب نے حضرت صاحب کی سرپرستی میں پروفیسر نصیر احمد خان صاحب موصوف کی طرح باسکٹ بال کو ربوہ میں عروج تک پہنچایا۔ متعدد انٹرنیشنل کھلاڑی پیدا کئے۔ میں ان کی انگریزی دانی کا بھی بہت ہی معترف ہوں۔ خاکسار کے نزدیک حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب موصوف اور قاضی محمد اسلم صاحب کے بعد سلسلہ کی کتب کے انگریزی تراجم انہی کی کاوش کا نتیجہ ہیں۔ انہوں نے مجھے کھیل کے میدان میں اپنے ساتھ رکھا اور ان کی قدر دانی سے میرا نام ربوہ کے کھیل سے منسلک رہا۔

اگست ۱۹۷۰ء کے آخر میں مجھے تحریک جدید تبشیر کی طرف سے اطلاع ملی کہ حضرت صاحب نے مجھے سکولوں کا انتظام سنبھالنے کے لئے سیرالیون میں بھجوانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ میں نے فوری طور پر رضامندی بھجوا دی۔ لیکن یہ تجویز الٰہی منشاء کے ماتحت بعد میں دفتر نے واپس لے لی۔ اور مجھے ۷۲-۹-۱۸ کو حدیقۃ المبشرین کے سیکرٹری صاحب کی طرف سے اطلاع ملی کہ حضرت صاحب نے مجھے امریکہ کے لئے داعی الی اللہ مقرر فرمایا ہے۔

امریکہ روانگی سے پہلے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سرگودھا ڈویژن باسکٹ بال ایسوسی ایشن (جس کا میں کئی سال تک وائس پریذیڈنٹ رہا) اور تحریک جدید نے وسیع پیمانہ پر الوداعی پارٹیاں دیں۔ اس کے علاوہ چوہدری ظہور احمد صاحب اور ان کے داماد ڈاکٹر رشید احمد صاحب' شیخ محبوب عالم صاحب خالد' محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب' پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خاں صاحب' پرنسپل محمد علی صاحب' محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے اپنے ہاں بلا کر نوازا۔

میں ۱۴-اپریل ۱۹۷۳ء کو کراچی سے پی۔ آئی۔ اے پر سوار ہو کر اسی شام نیویارک پہنچا۔ جماعت کے احباب بمع برادر محمد صادق صاحب پریذیڈنٹ جماعت ایئرپورٹ پر موجود تھے۔ رات میں عبد الحمید صاحب آف ہرسیاں قادیان شاہین سوئیٹس کے ہاں ٹھہرا۔ حضرت صاحب سے جب ۱۲۔ اپریل کو آخری ملاقات ہوئی تو آپ نے معانقے کا شرف بخشتے ہوئے فرمایا کہ یاد رکھیں مولوی محمد علی صاحب غلط کہتے ہیں کہ چہرے کا پردہ نہیں۔ چہرے کا پردہ ہے۔ آپ اب امریکہ جا رہے ہیں۔ اس بات کو مد نظر رکھیں۔ میں نے اس طرح پردے کو اپنی خاص Assignment سمجھا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے پردے کو صحیح معنوں میں امریکہ میں رائج کیا۔ یہ اسی جدوجہد کا نتیجہ تھا کہ جب حضرت صاحب نے ۱۹۷۶ء میں امریکہ کا دورہ کیا تو ڈیٹن ایئرپورٹ پر آپ کا استقبال کرنے والوں میں سو سے زائد مستورات برقعہ پہنے حضرت صاحب اور حضرت بیگم صاحبہ کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھیں۔

جونہی آپ جہاز سے اترے۔ میئر کی طرف سے حضرت صاحب کی خدمت میں بصد ادب و احترام شہر کی کنجی پیش کی گئی۔

واشنگٹن میں ان دنوں ۱۹۷۳ء میں محترم میجر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر حکیم سید محمد اجمل شاہ

کھجور — ایک نعمت

کھجور کی کاشت آٹھ ہزار سال قبل جنوبی عراق میں شروع کی گئی۔ اس وقت دنیا میں کہیں پھل دار پودوں کی کھیتی کا تصور تک نہ تھا۔ تہذیب کو بنانے اور سنوارنے میں جتنا دخل کھجور کا ہے اور کسی پودے کا نہیں ہے۔ کھجور کے بارے میں یہ روایت مشہور ہے کہ کئی ہزار سال قبل ایک چڑیا عرب کے ریگستان میں پائی جاتی تھی۔ یہ پانچ سو سال تک زندہ رہ کر اپنے آپ کو جلا کر خاک کر دیتی اور پھر اپنی راکھ سے نئی زندگی پا کر نمودار ہو جاتی تھی یونان کے مفکرین کا خیال تھا کہ کھجور کا کچھ نہ کچھ تعلق اس چڑیا سے ضرور رہا ہو گا۔ اس لئے ایک کہانی یونانی ادب میں بیان کی جاتی ہے کہ انسان کے وجود میں آنے کے بعد فوراً ایک بہت بڑی چڑیا زمین سے آسمان کی جانب پرواز کر کے گم ہو گئی لیکن اس کا ایک پر زمین پر گر پڑا اور کھجور کا درخت بن گیا۔

کھجور کی کاشت و پیداوار، سعودی عرب میں مدینہ اور مکہ کے علاوہ مصر، ایران، عراق، افریقہ، امریکہ، افغانستان، عمان، کویت، مشرقی وسطیٰ اور پاکستان بھارت و بنگال سمیت مغربی ہندوستان تا شمال مشرقی افریقہ تک ہوتی ہے۔ کھجور کا درخت زیادہ تر گرم علاقوں میں ہوتا ہے اور ان ہی علاقوں میں پھل زیادہ لگتا ہے جہاں پانی کم ہو۔

اپنی خوبصورتی کی بنا پر کھجور کے باغات پر فریب منظر پیش کرتے ہیں، کھجور میں نر اور مادہ درخت ہوتے ہیں ان دونوں کا پھولوں کے ذریعہ ملاپ ہوتا ہے تب ہی مادہ پودوں میں پھل آتے ہیں ایک نر درخت کے پھول ایک سو مادہ درختوں کے لئے کافی سمجھے جاتے ہیں۔ کھجور کا درخت نخلستان کا بادشاہ کہلاتا ہے۔ اس میں بہترین پھل اس وقت آتے ہیں جب اس کی جڑیں پانی میں ڈوبی ہوئی ہوں اور اوپر کا حصہ دھوپ کی تمازت میں جھلس رہا ہو۔ کھجور کا درخت ۵۰ سے ۸۰ فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ اس کی عمر دو سو سال تک ہوتی ہے لیکن اچھے پھل کی پیداوار ایک سو سال تک بھی رہتی ہے، کھجور کا درخت دراز قد ہوتا ہے۔ لیکن اس کی جڑیں زمین کے اندر رہتی ہیں۔ عربوں میں خوشی کے موقع پر لوگ کھجور کی ٹہنیوں کو ہاتھ میں لے کر لہراتے ہیں۔ رسولؐ اللہ جب مکہ سے مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں آپ کا نہایت گرم جوشی سے استقبال کیا گیا اور مدینہ کے لوگوں کے ہاتھوں میں کھجور کی ٹہنیاں تھیں۔ وہ لوگ دف بجا کر اپنی خوشی اور شادمانی کا اظہار کر رہے تھے۔

عربوں میں ایک کہاوت ہے کہ سال میں جتنے دن ہوتے ہیں اتنے ہی کھجور کے فوائد ہوتے ہیں اور یہ حقیقت بھی ہے کھجور کا استعمال بلغم اور سردی کے اثر سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں مفید ہے۔ یہ مقوی دماغ ہے۔ یادداشت کو بڑھاتی ہے۔ مقوی قلب ہے اور بدن میں خون کی کمی کو دور کرتی ہے۔ گردوں کو طاقت دیتی ہے سانس کی تکلیف دمہ، کھانسی، بخار، پیچش، کمزوری جگر، معدہ کی خشکی، گرم شکم ریاح، اورام اور خرابی ہضم میں مفید ہے۔ مدر بول۔ دافع قبض مقوی باہ ہے۔ حاملہ عورتوں کے لئے سود مند ہے امراض گردہ، مثانہ، پتہ امعاء کو مفید ہے کھجور کی جڑ یا پتوں کو پانی میں ابال کر کلیاں کرنا درد دانت کو مفید ہے۔ کھجور کو لگے ہوئے پھول اگر پانی میں گھوٹ کر پئے جائیں تو اس سے معدے کو طاقت ہوتی ہے۔ یہ پانی اسہال بند کرتا ہے۔ حرارت کو تسکین دیتا ہے اور معدہ سے نکلنے والے خون کو بند کرتا ہے۔ اس کی گٹھلی جلا کر دانتوں پر ملی جائے تو منہ کے تعفن کو دور کرتی ہے۔ دانتوں سے میل اتارتی ہے۔ جہاں سے خون بہتا ہو اس کی راکھ لگانے سے بند ہو جاتا ہے۔ زخموں کو صاف کر دیتی ہے۔ اس کی گٹھلی دستوں کو بند کرتی ہے۔ بدن کو فربہ کرتی ہے۔ اس کے پیڑ کا اندر کا حصہ (گودا) پرانے سوزاک کو ختم کرتا ہے۔ کھجور انسان کے لئے بہترین مکمل غذا ہے اور ایک لاجواب ٹانک بھی ہے۔ اس کا استعمال انسان کو بہت سے امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ کھجور کو اگر بادام کے ہمراہ ملا کر کھایا جائے تو اس کے مضر اثرات ختم ہو جاتے ہیں کہا جاتا ہے کہ حاملہ عورت اگر ابتداء سے کھجور کھائے تو لڑکا پیدا ہو گا۔ جو خوبصورت و بردبار ہو گا۔ معلوم نہیں یہ بات کس حد تک درست ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے نزدیک عورتوں کو حیض کی کثرت کے لئے کھجور سے بہتر اور مریض کے لئے شہد سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے۔ (ابو نعیم)

حضرت عیسیٰؑ جب پیدا ہوئے تو حضرت مریم کو یروشلم سے کچھ دور بیت لحم کے مضافات میں ایک کھجور کے درخت کے نیچے پہنچا دیا گیا۔ جہاں وہ قیام کے دوران تر و تازہ کھجور کھاتی رہیں وہیں حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش ہوئی۔

حضور پاک ﷺ خربوزہ اور کھجور، ککڑی اور کھجور، تربوز اور کھجور ملا کر کھاتے تھے۔ (ترمذی) عجوہ۔ کھجور کا درخت آپؐ نے اپنے ہاتھ سے لگایا (فتح الباری) رسول اللہؐ نے فرمایا۔ عجوہ جنت کے کھجوروں میں سے ایک ہے اور یہ زہر کا تریاق ہے۔ (ابن ماجہ) رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص صبح سات عدد عجوہ کھجور نہار منہ کھا لے اس پر جادو اور زہر اثر نہیں کرے گا۔ (بخاری) حضرت عائشہؓ ان کھجوروں کو دوران سر کے لئے استعمال کرنے کا حکم فرماتی تھیں، رسول اللہؐ کا فرمان ہے کہ عجوہ اور منخرہ دونوں جنت کی کھجوروں میں سے ہیں۔ (ابن ماجہ) دل کے دورہ کے لئے سات کھجوریں گٹھلی سمیت کوٹ کر کھلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر سات دن تک عجوہ کھجور کے سات دانے روزانہ کھائے جائیں تو اس سے کوڑھ میں فائدہ ہوتا ہے۔ کھجور کھانے سے قولنج نہیں ہوتا، عورت کے موٹا ہونے کے لئے کھجور اور ککڑی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ آپؐ کا فرمان ہے کہ تم اپنی عورتوں اور بچوں کو کھجوریں کھلاؤ اور اگر کھجوریں نہ ملیں تو چھوارے دو (بخاری) رسول اللہؐ نے ام المومنین حضرت صفیہؓ کا ولیمہ کھجور اور ستو کے ساتھ کیا (ترمذی) بخاری کی روایت میں کھجور پنیر اور گھی کا ذکر ہے۔

رسولؐ اللہ کا فرمان ہے کہ پرانی کھجور کے ساتھ تازہ کھجور ملا کر کھاؤ کیونکہ شیطان جب کسی کو ایسا کرتے دیکھتا ہے تو افسوس کرتا ہے کہ پرانی کے ساتھ نئی کھجور کھا کر آدمی تنومند ہو گیا۔ (ابن ماجہ نسائی) رسول اللہؐ کا فرمان ہے جس گھر میں کھجور ہو اس گھر والے کبھی بھوکے نہ رہیں گے (مسلم) رسول اللہؐ نے منقی اور کھجور بیک وقت کھانے سے منع فرمایا (بخاری)

(قومی صحت۔ اپریل ۱۹۹۵ء)

میر غلام احمد نسیم

چوہدری علیم الدین احمد ایڈووکیٹ

"روزنامہ الفضل" مورخہ ۲۴ مئی ۹۵ء میں ڈاکٹر جمیل الدین صاحب کے حوالے سے شائع شدہ خبر سے دل دہل گیا۔ خبر کی تصدیق کی ضرورت نہ تھی کیونکہ خبر ایک بیٹے کی اپنے باپ کے بارے میں تھی لیکن پھر بھی دل کو آنکھوں پہ یقین کرنے میں کافی دیر لگی۔ لکھا تھا "چوہدری علیم الدین احمد ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان کوٹلی آزاد کشمیر مورخہ ۱۸۔ مئی ۱۹۹۵ء کی صبح ساڑھے بارہ بجے دل کا شدید دورہ پڑنے کی وجہ سے تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔"

تعارف: بہت دنوں کی بات ہے لیکن اتنے دنوں کی بھی نہیں کہ حافظہ سے محو ہو جائے کہ ۱۹۵۵ء کا موسم خزاں تھا۔ دو نوجوانوں سے کشمیر سے تعلق ہونے کے ناطہ سے تعارف ہوا۔ دونوں ہی تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک نسبتاً لمبے قد کے اور دوسرے درمیانہ قد کے تھے۔ رسمی تعارف کے بعد دوبارہ ملنے کے وعدہ پر ملاقات ختم ہو گئی۔ بعد میں وقتاً فوقتاً ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ نسبتاً طویل قد کے حامل "علیم الدین" تھے۔ اس زمانہ میں ان کا جسم اکہرا، جسے سرو قد بھی کہہ سکتے ہیں، تھا۔ طبیعت میں سمندر کا سا ٹھہراؤ، گہری سوچ اور آنکھوں کی چمک ذہانت کی غماز تھی۔ رفتہ رفتہ ایک دوسرے کے قریب ہوتے گئے۔ بی اے کے آرٹ کے مضامین میں سے ایک عربی مضمون انہوں نے امتحان میں شمولیت کے لئے منتخب کیا ہوا تھا۔ ان دنوں عربی کے بی اے کے نصاب میں ایک کتاب "قطف الازہار" شامل نصاب تھی۔ اس کتاب کے حصہ نظم میں مشہور عربی شاعر متنبّی کی چند منتخب نظمیں بھی تھیں۔ ان میں سے بعض نظمیں مجھ سے درساً پڑھیں۔ ذہانت کا یہ حال تھا کہ کئی شعر پڑھتے ہی نوک زبان پر ہوتے۔ بعد میں ملاقات ہوتی تو کبھی کبھی ایک آدھ شعر یا مصرع سناتے خود بھی محظوظ ہوتے اور دوسروں کے لئے بھی خوشی کا سامان مہیا کرتے مثلاً "رُدُّوا رُقادی و ہو لحظ الحبائبِ" جس کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ میرا سکون احباب اور دوستوں کی ملاقات میں ہے۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے بی۔اے کرنے کے بعد لاء کالج لاہور میں داخلہ لے لیا۔ تاہم ہمارے دوستانہ تعلقات جو قائم ہو چکے تھے کسی نہ کسی طرح قائم رہے۔ کبھی بذریعہ خطوط اور کبھی بذریعہ ملاقات ان کی تجدید ہوتی رہتی۔ تعلیم سے فراغت پر وکالت کا پیشہ اختیار کیا اور جلد جلد ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے عروج کی انتہائی منازل تک بہت جلد رسائی حاصل کر لی۔ اور اسی جلدی میں زندگی کی آخری منزل بھی طے کر کے ہمیں سوگوار چھوڑ کر آخری سفر پر روانہ ہو گئے۔

کامیابی کا راز: ایک مرتبہ احباب کی ایک مختصر محفل میں کامیابی خصوصاً کسی پیشے میں، حاصل کرنے کے راز پر گفتگو چل رہی۔ ہر کسی نے اپنے ظرف کے مطابق اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا۔ انہوں نے جس رائے کا اظہار کیا وہ کچھ یوں تھی۔ کہنے لگے۔ وکالت کی پریکٹس کے دوران جو بات میرے تجربہ میں آئی اور جسے بارہا آزمایا گیا وہ یہ کہ متعلقہ کام جسے کرنا مقصود ہو اس کی ہمہ جہت تیاری ہے۔ جب بھی یہ خیال کیا کہ چونکہ مقدمہ کی فائل انہوں نے خود تیار کی ہے اور وہ اس فائل کے ایک ایک کاغذ سے واقف ہیں اس لئے تیاری کی کیا ضرورت ہے اور فائل کو پیشی کے روز دیکھے بغیر عدالت میں پیش ہوئے تو کیس کو صحیح طریق پر پیش (پلیڈ) نہیں کر سکے۔ اس سے وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ خواہ کیس سے پوری واقفیت ہو تب بھی جس کیس کے لئے انہیں پیش ہونا ہوتا پیشی کے روز پوری تیاری کے ساتھ عدالت جاتے، فائل کو دوبارہ دیکھتے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سوڈان اور مصر کے تعلقات میں کشیدگی

سوڈان اور مصر کے تعلقات دھوپ چھاؤں کی طرح رہے ہیں۔ کبھی دونوں ٹھیک ٹھاک چلتے ہیں اور کبھی ایک دوسرے سے شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ اب بھی ایک دوسرے سے شکایت پیدا ہو چکی ہے۔ حسنی مبارک صدر مصر پر حبشہ میں حملہ ہوا اور مصریوں نے کہا کہ یہ حملہ سوڈانیوں نے کروایا ہے۔ سوڈانی کہتے ہیں مصر ہی میں خاصی تعداد میں ایسے لوگ موجود ہیں جو مصری حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے ہیں اور حسنی مبارک کو ہلاک کرنے کے درپے ہیں۔ اس لئے حسنی مبارک کو کسی اور سے ڈرنے کی بجائے اپنے ہی لوگوں سے ڈرنا چاہئے۔ مصری لوگوں نے اس موقعہ پر حسنی مبارک پر زور دیا کہ سوڈان کے خلاف فوجی کارروائی ہونی چاہئے اور اسے سزا ملنی چاہئے لیکن حسنی مبارک نے اس تجویز کو مسترد کر دیا اور کہا کہ ہمارے پاس کئی اور ذرائع ہیں جن سے ہم سوڈان پر اثرانداز ہو سکتے ہیں اور سب سے پہلا ذریعہ جو استعمال کیا گیا ہے۔ وہ سوڈانیوں کے لئے مصر میں داخلے کے وقت حصول ویزا ہے۔ جو لوگ بغیر کسی روک ٹوک کے آجا سکتے ہوں جب یکدم ان پر ویزے کی پابندی لگا دی جائے تو یہ خاصی تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔ حسنی مبارک نے یہ بھی کہا ہے کہ ہمارے پاس بعض اور باتیں بھی ہیں جنہیں سفارتی طور پر سوڈان پر اثرانداز ہونے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ مصر اب اور کیا کچھ کرے گا۔

مغربی کنارے پر اسرائیلی فوج

مغربی کنارے سے اسرائیلی فوج کو اور اسرائیلی پولیس کو جانا ہی جانا ہے۔ اس لئے کہ اگر یہ علاقہ فلسطینیوں کی تحویل میں آچکا ہے تو یہاں کسی دوسرے ملک کی فوج اور پولیس کے کیا معنی۔ اگرچہ معاہدہ تو ہو چکا ہے کہ اس فوج اور پولیس کو ہٹا لیا جائے گا۔ لیکن مقررہ وقت پر ہٹایا نہیں گیا۔ اور اسی لئے فلسطینی وہاں انتخابات بھی نہیں کرا سکے۔ اب فلسطینی پولیس اور اسرائیلی پولیس نے اکٹھے پٹرول شروع کیا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ ایسا کرنے سے اس بات کا امکان ہے کہ جلد ہی اسرائیلی پولیس اور فوج کو وہاں سے نکال لیا جائے گا۔ بعض تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ اسرائیل بے وجہ تاخیر کر رہا ہے حالانکہ معاہدے کے بعد اس کے مطابق عمل ہونا چاہئے۔ اسرائیلی اپنی مجبوریاں پیش کر رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ابھی ہمیں اس بات کا یقین نہیں کہ اگر ہماری فوج اور پولیس وہاں نہ ہو تو وہاں یہودی آبادکاروں کا کیا حال ہو گا۔ کیونکہ امن کے معاہدے کے باوجود اسرائیل یہ تو نہیں چاہے گا کہ کسی بھی فلسطینی علاقے میں یہودیوں کی زندگی مشکل بنا دی جائے۔ بہرحال دعا کرنی چاہئے کہ فلسطینیوں کو حقیقی طور پر اپنے علاقے پر کنٹرول حاصل ہو جائے اور وہ اسے صحیح معنوں میں اپنا وطن سمجھیں۔ بے شک دوسرے لوگ بھی وہاں رہائش پذیر رہیں لیکن وہ فلسطینیوں کے حقوق پر ہاتھ نہ ماریں۔ نہ فلسطینیوں کو اس بات کے تصور پر مجبور کر دیں کہ وہ ابھی تک اسرائیلیوں کے ماتحت ہیں۔

بسکٹ کے بادشاہ کی ہلاکت

ہندوستان کے ایشیائی بسکٹ بادشاہ راجن پلائی کو ایک فراڈ کے سلسلے میں سنگاپور میں قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ لیکن وہ وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے اور ہندوستان پہنچ گئے۔ یہاں آنے پر ان کی تلاش جاری رہی اور جب وہ مل گئے تو ہندوستان نے انہیں حراست میں لے کر جیل میں ڈال دیا۔ اب کہتے ہیں کہ جیل میں ان کی موت واقع ہو گئی ہے۔ گویا کہ سنگاپور سے بھاگے ہندوستان پہنچے ہندوستان میں پکڑے گئے اور ابھی مقدمہ بھی نہیں چلا کہ ہلاک ہو گئے۔ اب ہندوستان کی حکومت نے اس سلسلے میں تحقیق شروع کر دی ہے کہ آخر انہیں ہوا کیا۔ اس طرح جیل میں لوگ ہلاک ہوتے ہیں۔ عام طور پر اگر وہ غیر اہم لوگ ہوں تو پولیس کے تشدد سے ہلاک ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ اہم ہیں اور اتنے اہم جتنے کہ پلائی تھے۔ تو اس بات کا بھی امکان ہوتا ہے کہ وہ مزید بدنامی اور اذیت سے بچنے کے لئے خودکشی کر لیں۔ سنا گیا ہے کہ بعض لوگ ایسے مواقع کے لئے زہر کی پڑیا اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ جب انہیں اس بات کا خطرہ ہوتا ہے کہ اب زیادہ اذیت پہنچائی جائے گی۔ جسے شائد وہ برداشت نہ کر پائیں تو وہ زہر کی پڑیا کھا کر خودکشی کر لیتے ہیں۔ بہرحال ان کے متعلق ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کس طرح ہلاک ہوئے۔ البتہ اتنی بات سامنے ضرور آئی ہے کہ ان کی موت سے پہلے انہیں شدید بخار تھا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس بخار کی وجہ سے ان کی موت واقع ہو گئی ہو۔ اب اس بات کا انتظار کرنا پڑے گا کہ ماہرین کیا فیصلہ دیتے ہیں۔

جاپان میں زہریلی گیس

جب سے جاپان میں زیر زمین گاڑیوں میں سارین گیس کا دھماکہ ہوا ہے تفتیشی ٹیمیں سارین گیس اور اس کے اجزا کی تلاش میں رہتی ہیں۔ اس سلسلے میں کئی بیانات بھی تحریر کئے گئے ہیں۔ اور کئی جگہوں سے سارین گیس یا وہ اجزا جن سے سارین گیس بنتی ہے وہ ملے ہیں۔ اب حال ہی میں ایک اور جگہ سے سارین گیس بنانے کے لئے جو اجزاء درکار ہیں ان کی بہت بڑی کھیپ ملی ہے۔ پچھلے دنوں اس خبر میں یہ افواہ بھی بعد میں شامل ہو گئی تھی کہ اگرچہ آغاز تو انہوں نے جاپان ہی سے کیا ہے لیکن دراصل وہ اس سارین گیس کو امریکہ میں استعمال کرنا چاہتے تھے امریکہ نے جو کچھ جاپان کے ساتھ کیا ہوا ہے اس کا انتقام لینے کے لئے اس فرقہ نے سارین گیس بہت بڑی مقدار میں بنانی شروع کر دی تھی۔ پہلے پہل ان کے گرو کے متعلق کہا جاتا تھا کہ وہ بیرون ملک میں چلے گئے ہیں لیکن پھر پتہ چلا کہ وہ جاپان ہی میں ہیں۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا اور اب وہ حکومت کی حراست میں ہیں۔ ان کا نام شوکو آساہارا ہے۔

برطانوی کابینہ میں تبدیلیاں

جان میجر نے اپنی کیبنٹ کی تبدیلیوں میں ایک یہودی میلکم رفکنڈ کو وزیر خارجہ بنایا ہے۔ جب سے اسرائیل معرض وجود میں آیا ہے برطانیہ میں کسی حکومت نے کسی یہودی کو اس قسم کا اعلیٰ عہدہ نہیں دیا۔ اور مقصد ہمیشہ یہ رہا کہ وہ عربوں کی مخالفت کا عندیہ دینا چاہتا۔ جہاں تک موجودہ یہودی وزیر خارجہ کا تعلق ہے لیبیا اس بات کی امید لگائے بیٹھا ہے کہ یہ شخص اپنے مذہبی تعصب کو سامنے نہیں لائے گا۔ اور مسلمانوں کی مخالفت نہیں کرے گا۔ لیبیا کی جو سرکاری خبرایجنسی ہے اس نے کہا ہے کہ اس سے قبل انگلستان سینکڑوں دفعہ سوچتا تھا کہ اسے عربوں کے جذبات کا کس طرح احترام کرنا چاہئے اور اسی کے پیش نظر وہ کبھی کسی یہودی کو ایسے عہدے پر نہیں لگاتا۔ ہمیشہ مقصد یہ تھا کہ عربوں کے جذبات کا احترام کیا جائے اب جبکہ جان میجر نے ایک یہودی کو وزیر خارجہ بنا دیا ہے تو یہ دیکھنے والی بات ہے کہ یہ شخص کہیں اپنے تعصب کو مسلمانوں کے خلاف تو استعمال نہیں کرے گا۔

مرد-عورت میں فرق؟

امریکہ میں اس بات پر تحقیق جاری ہے کہ مرد اور عورت میں ذہنی طور پر کوئی فرق ہے یا نہیں۔ ان میں سے کون زیادہ بہتر طریق پر باتوں کو سمجھ سکتا ہے چنانچہ حال ہی میں تحقیق اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے اساتذہ کو چاہئے کہ دونوں کی طرف ایک جیسی توجہ دیں۔ کہا جاتا ہے کہ امریکہ میں بہت بڑی تعداد مردوں کی ایسی ہے جو بمشکل لکھ پڑھ سکتے ہیں یا حساب کے سوالوں کے جواب دے سکتے ہیں۔ ویسے سمجھا یہ جاتا ہے کہ شائد امریکہ میں ایسے لوگ کم ہوں گے۔ یونیورسٹی آف شکاگو نے اس سلسلے میں تحقیق کی ہے اور ایک سائنسی رسالے میں تحقیق کے نتائج شائع کئے ہیں انہوں نے کہا کہ یہ بات تو درست ہے کہ بعض حسابی مضامین میں سے عورتوں کو کم سکھایا جاتا ہے۔ لیکن یہ صرف اس لئے کہ انہیں جتنی تربیت دینی چاہئے وہ نہیں دی جاتی۔ اس مضمون میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ سائنس یا کسی بھی اور میدان میں مرد اور عورت کو ایک ہی طرح سے تربیت دی جانی چاہئے خاص طور پر جہاں حسابیات سامنے آتی ہوں۔ اس تحقیق سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ ایک لمبے عرصے سے مرد اور عورت میں جو فرق سمجھا جاتا رہا ہے اب اس سے کچھ فرق پڑ گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اعداد و شمار یہ بتاتے ہیں کہ مرد زیادہ نمبر حاصل کرتے ہیں لیکن اس کی وجوہات ہیں اور ان میں سے ایک یہ کہ عورتوں کی تعلیم اور تربیت اسی طریق پر نہیں کی جاتی جس طرح مردوں کی کی جاتی ہے۔ عورتوں نے خود بھی اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی اور انجنیئرنگ یا آرکیٹیکچر اور دوسرے ایسے مضامین جن میں حسابیات شامل ہیں انہیں اپنانے کی کوشش نہیں کی۔

سیاہ فاموں پر الزام

برطانیہ کی پولیس کے چیف نے سیاہ فام کمیونٹی کے لیڈروں کو ایک خط میں یہ لکھ دیا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ جہاں تک چھوٹی موٹی چوریوں کا سوال ہے وہ زیادہ تر نوجوان سیاہ فام لوگ کرتے ہیں۔ اس خط کے لکھے جانے کے بعد سیاہ فام لوگوں کے جذبات مشتعل ہو گئے۔ اور انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ یہ سمجھیں کہ صرف سیاہ فام لوگ چور ہیں۔ حالانکہ پولیس چیف کا یہ مقصد نہیں تھا۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ چونکہ بہت سے سیاہ فام نوجوان وقت سے پہلے سکول چھوڑ جاتے ہیں۔ بے روزگار ہوتے ہیں۔ اس لئے ان میں یہ برائی جلدی سرایت کر جاتی ہے۔ یہ خط لندن میں سیہ فام لوگوں کی چالیس سوسائٹیوں کے چالیس لیڈروں کو بھیجا گیا تھا۔ اور مقصد یہ تھا کہ مل جل کر جرم کا خاتمہ کیا جائے۔ ہوم سیکرٹری نے گذشتہ روز پولیس کے چیف کی حمایت کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئے کہا۔ کہ جرائم کو ختم کرنے کے سلسلے میں پولیس چیف جو کہنا چاہیں انہیں کہنے کی پوری آزادی ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

(ریٹائرڈ) شریف احمد صاحب باجوہ مربی سلسلہ انچارج تھے۔ وہ ۱۹۷۴ء میں واپس آ گئے۔ ان کے عہد میں ہم دونوں میں پوری مفاہمت رہی وہ بحیثیت شاگرد سکول کے زمانے کے ہونے کے میرا بہت لحاظ کرتے تھے ان کو جماعت اور مقتدر احباب کے خصائل اور فضائل کا وسیع علم تھا۔ میرے امریکہ پہنچنے پر ۱۹۷۳ء میں ہی مجھے احمدیہ گزٹ اور اس کے ساتھ ہی (-) سن رائز کا ایڈیٹر مقرر کر دیا گیا۔ یہ دونوں رسالے ایک عرصے سے بند پڑے تھے۔ گزٹ ماہانہ پرچہ تھا۔ بعد میں پندرہ روزہ ہو گیا۔ اور (-) سن رائز سہ ماہی رسالہ تھا۔ ساتھ ہی مجھے امریکہ کی جماعتوں کو منظم کرنے کے لئے میٹنگز کروانے اور ان کو فعال بنانے کی ذمہ داری سونپ دی گئی۔ اور اس طرح میں نیشنل جنرل سیکرٹری بن گیا۔ علاوہ ازیں بورڈ آف ڈائریکٹرز کا بھی میں ہی سیکرٹری رہا۔

بقیہ صفحہ 5

اس کی تمام جزئیات ذہن نشین کرتے اور اگر ضرورت محسوس ہوتی تو نوٹس بھی تیار کرتے۔ اس سے جہاں کیس پیش کرنے اور دلائل دینے میں سہولت ہوتی وہاں اپنا ضمیر بھی مطمئن ہوتا ہے کہ حق ادا ہو گیا ہے۔

ایک اور بات جس سے بقول ان کے انہوں نے استفادہ کیا اور کامیابی کی منازل طے کیں وہ ان کے کہنے کے مطابق فوجداری مقدمات میں قرائن سے استفادہ ہے جو انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا کے واقعہ سے اخذ کیا اور پھر اپنے پورے پیشہ ورانہ عرصہ میں اسے مشعل راہ کے طور پر اپنایا اور بے پناہ فوائد حاصل کئے۔ قرائن سے استدلال کہ "اگر اس کا کرتہ آگے سے پھاڑا گیا ہے تو اس عورت نے سچ کہا اور وہ (آدمی) یقیناً جھوٹا ہے اور اگر اس (مرد) کا کرتہ پیچھے سے پھاڑا گیا ہے تو اس (عورت) نے جھوٹ بولا ہے اور وہ مرد سچا ہے" اس اصول کو صحیح طریق پر سمجھنے اور مقدمات میں پیش کرنے سے معاملات کی نوعیت سمجھنے میں بہت مدد ملتی ہے۔

طبیعت کی شگفتگی: ایک دفعہ ان کے گھر پر بیٹھے ٹی۔وی پروگرام دیکھ رہے تھے۔ آئی کیو (I-Q) پر ایک مختصر پروگرام پیش ہوا جس میں ذہانت کے بارے میں معلومات پیش کی گئیں کہ ذہانت کیا ہے اس کا معیار مختلف افراد میں کتنا ہونا

چاہئے اسے کیسے ماپا جاتا ہے وغیرہ کہ اسی دوران کوئی ملاقاتی آ گیا۔ اس نے دستک دی۔ ایک بیٹا دروازہ کھولنے گیا۔ دوسرے نے اپنے والد سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ یہ کیا جب چاہیں ملاقاتی آ جاتے ہیں ان کے لئے وقت مقرر کر دیں کہ فلاں وقت سے فلاں وقت تک ملاقات ہو سکتی ہے۔ بیٹے کو ملاقات کا وقت مقرر نہ کرنے کی وجوہات بتانے کی بجائے بڑے پرسکون لہجے میں کہا یہ مسئلہ بھی آئی کیو سے تعلق رکھتا ہے۔ ان کے اس جواب سے سارا ماحول شگفتہ ہو گیا۔ بحث کو طول دینے کی بجائے ذمہ داری قبول کر لی اور وہ بھی اس انداز سے کہ سب کے چہروں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ اپنی ذاتی قابلیت سے رفعتوں کو چھوا۔ لیکن احباب و رشتہ داروں سے تعلق خاطر پر آنچ نہ آنے دی۔ جب بھی ملاقات ہوتی اپنی مقامی گوجری زبان میں چند جملے ضرور کہتے جس سے ملنے والے محظوظ ہوتے اور خود بھی لطف اندوز ہوتے۔ خدا مغفرت کرے کہ جانے والے میں بہت سی اخلاقی اور معاشرتی خوبیاں تھیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 15-جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر6 جزو دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
امریکہ کی جماعت احمدیہ کے مختلف پروگرام۔ حصہ سوم
6-00 چلڈرنز کارنر
بچوں سے ملاقات (15-7-1995)
7-00 نظم
7-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
جرمن پروگرام۔ وقف نو
7-45 قصیدہ
7-50 لقامع العرب
8-50 کل کے پروگرام

اتوار 16-جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث۔ بمعہ انگریزی ترجمہ
4-00 یوروفائل
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر7 حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 ملاقات
انگریز نمائندوں سے (16-7-1995)
7-00 نظم
7-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
اے لیٹر فرام لندن۔
از امیر صاحب برطانیہ
7-35 نظم
7-45 قصیدہ
7-50 لقامع العرب
8-50 کل کے پروگرام

سوموار 17-جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 ملفوظات
4-00 یوروفائل
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر7 حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
ڈاکومنٹری -
6-00 نیچرل کیور
ہومیو پیتھی کلاس نمبر 95
7-00 نظم
7-05 دلبر مرا یہی ہے
از مکرم چوہدری ہادی علی صاحب
7-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
جرمن پروگرام۔ حصہ 15
8-00 قصیدہ
8-10 لقامع العرب
8-50 کل کے پروگرام

منگل 18-جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
4-00 طبی معاملات۔ ماں اور بچے کی صحت کی نگہداشت
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر8 جزو اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
لجنہ اماء اللہ کی پہلی چودہ ممبرات کا تعارف
6-00 نیچرل کیور
ہومیو پیتھی کلاس نمبر 96
7-00 نظم
7-05 کھانا پکانے کا پروگرام المائدہ
7-35 کینیڈا اسپیکس
ہمارے دوستوں سے ملئے قسط نمبر8
8-00 لقامع العرب
8-50 کل کے پروگرام

اطلاعات و اعلانات

اعلان دار القضاء

○ (مکرم رانا محمد یحییٰ صاحب بابت ترکہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ)

مکرم رانا محمد یحییٰ صاحب ۱۳/۴ دار الصدر جنوبی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ہماری والدہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر A-۶/۱۴ برقبہ دس مرلے محلہ دار الرحمت غربی الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا یہ پلاٹ ان کے ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) مکرم رانا محمد اسحاق صاحب ارشد (بیٹا)
(۲) مکرم رانا محمد داؤد صاحب (بیٹا)
(۳) مکرم رانا محمد ادریس صاحب (بیٹا) وفات یافتہ
ان کے ورثاء درج ذیل ہیں۔
(۱) تنویر احمد صاحب
(۲) نوید احمد صاحب
(۳) ندیم احمد صاحب
(۴) مکرم رانا اشفاق احمد صاحب (بیٹا) وفات یافتہ
ان کے ورثاء درج ذیل ہیں
(۱) رضوان
(۲) نعمان
(۳) شابانہ
(۴) فرہانہ
(۵) مکرم رانا محمد یحییٰ صاحب (بیٹا)
(۶) مکرم رانا محمد سلیم صاحب (بیٹا)
(۷) محترمہ انور افتخار صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

احمد ندیم قاسمی اپنے ایک کالم میں جو حال ہی میں روزنامہ "جنگ" میں شائع ہوا ہے کہتے ہیں :-

پھر میں نے عرض کیا کہ میاں صاحب (ممتاز دولتانہ) آپ تحریک پاکستان میں قائداعظم کے دست راست تھے۔ پھر قیام پاکستان کے بعد آپ اس ملک کی سیاست میں بدن میں خون کی طرح رواں رہے۔ اب آپ عملی سیاست سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ تو اس وقت کو غنیمت جانئے اور اپنی یادیں کتابی صورت میں رقم فرمائیے۔ مسکرا کر بولے مجھے یقیناً تاریخ کے اس حصہ کو محفوظ کر لینا چاہئے۔ مگر ندیم صاحب ایک مشکل ہے۔ میں نے اس مشکل کا پوچھا۔ تو بولے۔ سچ بولنا پڑے گا۔ میں نے عرض کیا سچ بولنے میں کیا قباحت ہے۔ کہنے لگے اس طرح کتنی ہی محترم ہستیوں پر سے پردے ہٹ جائیں گے۔ اور اندر سے جو شخصیتیں نکلیں گی وہ کچھ ایسی قابل رشک نہیں ہوں گی۔ اور ان شخصیتوں میں میں خود بھی شامل ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 12- جولائی- 1995ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ ایم کیو ایم کی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ اگر حکومت اور ایم کیو ایم کے مذاکرات ناکام ہو گئے تو غیر ملکی مداخلت اور خانہ جنگی ہو سکتی ہے۔ کچھ لو اور کچھ دو سیاسی معاملات میں ہوتا ہے۔ ہم حقوق پر بات کرنے آئے ہیں۔ اپنے کسی حق سے دستبردار ہونے کو تیار نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی الطاف حسین نے ایجی ٹیشن ملتوی کیا اس کے جواب میں ہمیں زیادہ لاشیں اٹھانی پڑیں۔ ریاستی طاقت کے بے رحمانہ استعمال نے پوری کراچی کے عوام کو مجروح کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت سنجیدہ ہے تو ہم آئندہ دو ماہ میں کامیابی کی کوئی بڑی خبر عوام کو دے سکیں گے۔

○ حکومت اور ایم کیو ایم کے درمیان مذاکرات پارلیمنٹ ہاؤس میں شام ۷ بج کر ۱۰ منٹ پر کمیٹی روم نمبر ۵ شروع ہو گئے۔ حکومتی ٹیم کی سربراہی وزیر قانون این ڈی خان کر رہے ہیں ان کے ساتھ زہیر اکرم ندیم' اور آفاق شاہد ہیں۔ ایم کیو ایم کی مذاکراتی ٹیم کی قیادت مسٹر اجمل دہلوی کر رہے ہیں جبکہ مذاکراتی ٹیم میں شعیب بخاری' طارق جاوید' قاضی خلیل اور شیخ لیاقت حسین شامل ہیں۔

○ وزیر داخلہ جنرل نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ مذاکرات جاری رہیں گے لیکن آپریشن نہیں رکے گا۔ آپریشن سیاسی لوگوں کے خلاف نہیں بلکہ دہشت گردی اور تخریب کاری کے خلاف کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا ہم نے دہشت گردوں کو اسلحہ کی سپلائی لائن کاٹ دی ہے۔ ان کے پاس گولہ بارود ختم ہو رہا ہے اس لئے کراچی کے حالات معمول پر آ رہے ہیں۔

○ حکومتی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ مذاکرات زندگی اور موت کا مسئلہ ہیں۔ فوری نتائج کی توقع ٹھیک نہیں۔ یہ بات چیت انتہائی حساس معاملات پر ہو رہی ہے جو نئی قومی سمت کا تعین کرے گی۔ یہ بچوں کا کھیل نہیں۔

○ کراچی میں مذاکرات سے فوری پہلے ۱۲۔ افراد ہلاک ہوئے ہلاک ہونے والوں میں ایک ہیڈ کانسٹیبل بھی شامل ہے دو زخمیوں میں ایک پیپلز پارٹی کا کارکن ہے۔ فائرنگ کے واقعات سے کورنگی' گل بہار' اورنگی ٹاؤن' نیو کراچی' ناظم آباد' اور ملیر سٹی کے علاقوں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ دہشت گردوں نے ایک بکتر بند گاڑی پر زبردست فائرنگ کی۔ جگہ جگہ راہ گیروں پر بھی حملے کئے گئے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس احمد سعید اعوان نے پنجاب کے وزیر تعلیم مسٹر ریاض فتیانہ کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے ہیں۔ فاضل عدالت نے کہا کہ وزیر تعلیم جان بوجھ کر عدالتی احکامات کو نظر انداز کر رہے ہیں قانون صرف غریبوں اور ان پڑھوں کے لئے نہیں ہوتا۔ عدالتی احکامات کو اہمیت نہ دینے کا رجحان خطرناک حد تک بڑھ گیا ہے۔ عدالتوں کی عزت اور وقار کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس رجحان کو آہنی ہاتھ سے کچل دیا جائے۔

○ کراچی کی بندرگاہ پر ۱۷ روز سے کاروبار مکمل بند پڑا ہے۔ کوئی مال اندرون ملک نہیں پہنچا۔ ملک میں پونے دو لاکھ مزدور اس وجہ سے بے روزگار ہو گئے ہیں۔ بیرون ملک سے گھی کا خام تیل اندرون ملک نہیں پہنچ سکا جس کی وجہ سے نصف سے زیادہ گھی ملیں بند ہو گئی ہیں۔ ٹیکسٹائل سے وابستہ ۴ ہزار چھوٹی بڑی صنعتیں پہلے ہی بند ہو چکی ہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں سے ایک زبردست جھڑپ میں ۴۰ بھارتی فوجی ہلاک اور ۴ مجاہدین شہید ہو گئے۔ یہ جھڑپ حرکۃ الانصار بانڈی پورہ میں ہوئی۔ مقابلہ ۳۶ گھنٹے جاری رہا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے ایک جج پر مشتمل خصوصی عدالت نے ایک فوجداری ریفرنس کے سلسلہ میں سابق وزیر اعظم مسٹر نواز شریف کو ۱۹۔ ستمبر کو عدالت میں طلب کر لیا ہے۔ اس سے قبل انہیں چار بار بلایا جا چکا ہے مگر وہ عدالت پر مختلف اعتراضات کر کے پیش ہونے سے بچتے رہے۔

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور احمد موہل نے کہا ہے کہ منظور وٹو کی چھٹی کرانا میرا مشن ہے۔ میں نے حامد ناصر چٹھہ کو شکایات سے آگاہ کر دیا ہے۔ میں ایک ماہ میں پنجاب حکومت ختم کر دوں گا۔

○ گورنر پنجاب جنرل ریٹائرڈ راجہ سروپ خان نے کہا ہے کہ ہم نے وٹو کو گرین سگنل نہیں دیا۔ معاہدہ پر عمل درآمد کے تقاضے کچھ اور ہوتے ہیں۔ وفاقی حکومت کی جانب سے موجودہ سیٹ اپ برقرار رکھنے کا مینڈیٹ دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاملہ ایسا نہیں کہ ایک حرف میں سلجھ جائے۔ حالات کے مطابق آئینی کردار ادا کروں گا۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ بلدیاتی اداروں کے انتخابات جماعتی بنیادوں پر ہوں گے۔

○ پنجاب کے مسئلہ پر مسلم لیگ (ن) کی پارلیمانی پارٹی نے فیصلے کا اختیار نواز شریف کو دے دیا ہے۔ مسٹر نواز نے کہا کہ ہمارے پاس مختلف آفرز آ رہی ہیں پنجاب میں وہی فیصلہ کیا جائے گا جو قومی مفاد اور اصولی موقف کے مطابق ہو گا۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ بھارت نے جنگ مسلط کی تو بھارت کو سبق سکھا دیں گے۔ انہوں نے بھارتی وزیر اعظم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ لالہ جی! یاد رکھیں یہ ۷۰ء یا ۷۱ء والا پاکستان نہیں ہمیں اگنی یا پرتھوی میزائیلوں سے نہیں ڈرایا جا سکتا انہوں نے کہا کہ ہم افغانستان کے سابق شاہ' ظاہر شاہ کو خوش آمدید کہیں گے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ بھارت نے افغانستان کو جنگی طیارے دیئے ہیں۔

○ طوفان باد و باراں نے لاہور کے ۷۵ دیہات میں تباہی مچا دی۔ ۵۰ سے زائد گھروں کی دیواریں اور متعدد کی چھتیں گر گئیں۔

○ مسلم لیگ نے حکومت اور ایم کیو ایم مذاکرات میں فریق بننے سے انکار کر دیا ہے۔

○ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ کراچی سے جاری ہونے والے تمام پاسپورٹ منسوخ کر دیئے جائیں۔ اس کے لئے نیا طریقہ کار وضع کیا جائے گا۔

○ وزیر داخلہ نے الزام لگایا ہے کہ اکبر بگٹی سوئی گیس کی انتظامیہ سے پیسے لیتے ہیں۔

○ روس کے صدر مسٹر بورس یلسن کو دل کا دورہ پڑنے کے بعد ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے۔ ۴۰ گرام ۵۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۲۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ
۵۰۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کے لئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ۔ گول بازار، ربوہ
فون نمبر۔ 04524-212434 فیکس:۔ 534

SHAHAB EXPRESS
(WORLDWIDE TRAVEL SERVICE)
AKBAR PLAZA- G-10 - MARKAZ ISLAMABAD
TEL: 051 - 294342 - 290206
(سستے ٹکٹوں کیلئے ہم سے رابطہ کریں)

لندن کی سستی ٹکٹوں کے لئے لاہور میں آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی
Galaxy Travel Services (PVT) LtD
3-Transport House Egerton Road Lahore
Tel : 6310449 ,6366588 ,6367099

مفید اور مؤثر مشروبات
موسم گرما کے بہترین مشروبات جو جسم و روح کو تسکین و تازگی بخشتے ہیں۔ مقوی دماغ و مسکن روح ہیں۔ مہمان نوازی کے بہترین تحفے جو مفرح ادویہ سے تیار کئے گئے ہیں۔
شربت فرحت افزاء قیمت -/40
شربت بادام " -/40
شربت بزوری بارد " -/30
شربت صندل " -/40
خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

بچوں کی ادویات
قیمت
DWARFISHNESS COURSE 120/- چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE 40/- بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE 30/- مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE 45/- بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE 75/- سوکھا پن کورس
BABY TONIC 15/- بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE 20/- آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE 20/- بے ترتیب دانت کیور
ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کیلئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر احمد ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار۔ ربوہ پاکستان
فون آفس: 771 کلینک: 606
سیلز: 211283 فیکس: 212299

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
اولاد کا نہ ہونا۔ پیدا ہو کر فوت ہو جانا۔ نرینہ اولاد کی خواہش۔ اٹھرا۔ ورم ویکوریا۔ ایام کی بے قاعدگی۔ بچوں کا سوکھا۔ گرمی۔ گیس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ۔ گوجرانوالہ فون 254634